لیکن اس سے بعد جب کابل ہیں (بقول آپکے) دو مرید مرتد قرار دیکر بحکم سرکاری مارے گئے تو آپنے جھٹ سے پیشگوئی (دو بکریا نوالی) اُنپر چسپاں کردی (تذکرۃ الشہادتین ص۶۷)

مرزائیو! اس بڈھے بدحواس کو تم اتنا تو پوچھو کہ ایسی خود رفتگی کیوں کیا کرتا ہے آہ

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیدیکر + جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

مختصر یہ کہ مرزا صاحب کے الہام عموماً اور تلیج والا الہام خصوصاً بالکل غلط محض جھوٹ سراسر کذب ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اپنے الفاظ اور معانی کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ ہم اُسکو یہ خطاب دیں سے خود غلط۔ مضمون غلط۔ املا غلط۔ انشا غلط

ہماری بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

مرقع نمبر ۱۲ جلد اول میں اعلان کیا گیا تھا کہ آئندہ جلد سے مرقع ڈیوڑھا کیا جائیگا اور قیمت صرف چار آنہ اضافہ ہوگی اسپر ہمارے قدر دانوں نے جو قدر افزائی کی اُسکا نمونہ ایک خط ہے جو درج ذیل ہے:۔

"جناب مکرم بندہ مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب دام فیوضاتہٗ السلام علیکم آپکا مرقع نمبر ۱۲ بابت مئی ۱۹۰۸ء پہونچا۔ اُسکی مطالعہ سے نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس مرقع کے عوض میں اجر عظیم و ثواب جسیم عطا فرما دیگا۔ آپنے لکھا ہے کہ گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ مرقع آئندہ سال موجودہ ضخامت سے ڈیوڑھا کیا جاویگا۔ اور قیمت میں صرف ۴ر اضافہ ہوگا۔ پس شائقین مرقع مطلع رہیں کہ آئندہ ماہ یعنی جون کا پرچہ انکے نام پر معہ فیس منی آرڈر عہ ر پر ویلیو کیا جاویگا۔ انتہی۔

جناب من رسالہ کے ڈیوڑھا ہونے پر بہت خوشی حاصل ہوئی لیکن قیمت نہایت ہی تھوڑی ہے۔ اگر مرقع کی قیمت عوام سے بجائے عہ ر کے ۸ا اور اغنیاء سے بجائے ۸ا کے عہ ہوتی تو انصاف کی بات تھی لیکن اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمانوں کو آپ جیسے علماء کے وسیلہ سے اس دجال کے دام تزویر سے نجات بخشیگا تو یہ سب ثواب آپکا ہی ہوگا۔ دوسرا